ہوا۔الحمدللہ علماء کرام نے بروقت اس کا تعاقب کر کے امت کو فلسفیانہ موشگافیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے کتاب وسنت کی خالص تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی راہ متعین کی اور احقاقِ حق کے ساتھ ساتھ ابطالِ باطل بھی کیا۔اسی لئے ہمارے ہاں نصاب میں ''میبذی'' پڑھائی جاتی ہے۔اب کچھ عرصہ سے ''ہدایۃ الحکمۃ'' کو بھی داخلِ نصاب کیا گیا ہے۔چونکہ موضوع غیر مانوس بھی ہے اس لئے ضرورت تھی کہ اس کی شرح لکھی جائے۔اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں مولانا فضل ہادی صاحب کو کہ انہوں نے بڑی محنت کر کے اس ضرورت کو پورا کیا،امید ہے کہ کتاب کی قدردانی کی جائے گی۔

**جمع الوصول الیٰ علم الاصول**، مؤلف: مولانا محمد اسد خان، صفحات: ۴۵، قیمت، درج نہیں، ملنے کا پتہ: دارالعلوم معارف القرآن، مدنی مسجد حسن ابدال۔

اصول فقہ ایک جلیل القدر فن ہے، جس کا سمجھنا اس کی اصطلاحات کے فہم پر موقوف ہے۔زیرِ تبصرہ رسالہ میں معتبر کتب سے اصطلاحات کو جمع کیا گیا ہے، ان اصطلاحات کا فہم وحفظ فن کی بڑی کتب کے فہم میں معین ہوگا۔ابتدائی درجات کے طلبہ کے لئے زیادہ مفید ہے۔

**الصرف الجمیل الجزء الاول والجزء الثانی**، مؤلف: استاذ محمد بشیر، صفحات: ۱۲۸، ۱۲۹۔قیمت: الجز الاول: ۵۰، الجزء الثانی: ۱۰۰۔ملنے کا پتہ: دارالعلم آب پارہ مارکیٹ ۶۹۹، اسلام آباد۔

قرآن وحدیث کے فہم کے لئے بنیاد، لغتِ عرب ہے جس کے فہم کی ابتداء صرف ونحو سے ہوتی ہے اس لئے ہر دور میں یہ دونوں فن علماء کے مخدوم رہے ہیں۔دورِ حاضر میں بھی علم صرف کے متعدد رسائل وکتب منظر عام پر آچکے ہیں۔زیرِ تبصرہ کتاب میں بھی مؤلف نے افعال کی مفصل گردانوں کے علاوہ روزمرہ استعمال ہونے والی غیر ذی روح اشیاء کی تصاویر بھی دی ہیں، جس سے طلبہ کو استفادہ میں مزید سہولت رہے گی۔گردانوں کے ساتھ ساتھ تمارین کا بھی تسلسل ہے۔آخر میں مشکل اور جدید الفاظ کے معانی بھی ہیں۔

**گائیڈ قصص النبیین، حصہ اول ودوم**، مؤلف: استاذ محمد بشیر، صفحات: ۶۲، ۶۴، قیمت: حصہ اول: ۲۰ روپے، دوم ۲۵ روپے۔ملنے کا پتہ: دارالعلم آب پارہ مارکیٹ، ۶۹۹، اسلام آباد۔

عالمِ اسلام کے نامور مفکر وادیب حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی مرحوم نے ابتدائی درجات کے طلبہ کے لئے عربی زبان سے مانوس کرانے کے لئے حضرات انبیاء علیہم السلام کے واقعات کو سہل طور پر قصص النبیین کے نام سے مرتب کیا۔زیرِ تبصرہ کتاب میں مؤلف نے کتاب کو عربی کلمات کی مناسب تشریح کے ساتھ مشقی سوالات بھی تحریر کئے ہیں، جس سے طالب علم کو عربی کے ساتھ مزید مناسبت پیدا ہو جائے گی، البتہ اس کاوش کا نام ''گائیڈ'' ثقیل معلوم ہوا۔اگر بجائے اس کے ''الارشاد'' جیسا نام ہوتا تو بہتر ہوتا۔اسی طرح دونوں حصوں میں پیش لفظ کے آخر میں ''طریق استعمال'' کی بجائے ''ہدایات'' یا ''طریقہ تدریس'' ہونا چاہیے تھا، بہرحال یہ ایک مفید کتاب ہے۔

**تحقیقی نظر (دفاع اکابر میں علماء کی تحریرات کا مجموعہ)**، ترتیب: مفتی ابوبکر علوی، صفحات: ۵۷۴، قیمت: درج

نہیں۔ ملنے کا پتہ: دفتر تحریک خدام اہل سنت والجماعۃ، چکوال۔

ہمارے حضرات اکابر اہل السنۃ والجماعۃ علماء دیوبند سے اللہ تعالیٰ نے حفاظت واشاعت دین کا جو کام لیا ہے، اس کے آثار وبرکات رہتی دنیا تک انشاء اللہ قائم ودائم رہیں گے۔ انہوں نے امت کے ذوقِ متوارث اور عقائد حقہ کی جہاں بھرپور اشاعت کی وہاں سنت کے سدا بہار شجر طوبیٰ کو بدعات کی بادسموم سے محفوظ رکھنے کی کوشش بھی کی۔ محبت کے حسین عنوان سے اٹھنے والی بدعات کی بھرپور تردید فرمائی، فجزاهم الله أحسن الجزاء۔ ہمارے اکابر کی نسبتوں کے امین اور ترجمان حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی تھے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے خلفاء نے ایک عرصہ تک تو جناب صوفی محمد اقبالؒ کی قیادت میں ملک میں تحریکی انداز میں تصوف وخانقاہ کا نعرہ بلند کئے رکھا، مگر یکا یک ۱۴۱۳ھ کے اوائل میں مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کے نام سے ایک رسالہ ''اکابر کا مسلک ومشرب'' جناب صوفی صاحب کی مکمل تائید سے منظر عام پر آیا۔ اس رسالہ میں کمالِ درجہ کی تلبیس حق بالباطل کی گئی تھی اور موقف یہ اختیار کیا گیا کہ دیوبندی بریلوی نزاع محض لفظی ہے، نیز یہ کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ بھی عرس کے فوائد بیان کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بعض واقعات نامکمل طور پر ایسے اسلوب سے ذکر کئے کہ جس کے پڑھنے کے بعد قاری کے ذہن سے سنت وبدعت کا فرق ختم ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ قارئین جانتے ہیں کہ یہ بدعات کو ہضم کرانے کی ایک مذموم کوشش تھی۔ چنانچہ خود ان کے اپنے حلقہ کے بعض احباب نے ان کو متوجہ کیا، مگر ان کی حد سے بڑھی ہوئی خود اعتمادی نے ان کو اپنے موقف پر نظر ثانی نہ کرنے دی بلکہ ایک اور قدم بڑھایا اور عالم عرب کے ایک بدعتی عالم محمد بن علوی مالکی کی کتاب کا ترجمہ ''اصلاح مفاہیم'' کے نام سے شائع کرایا جس سے اکابر کے خدام میں ہیجانی کیفیت پیدا ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کو کہ انہوں نے ماہنامہ ''حق چاریار'' میں مسلسل تعاقب کیا۔ اسی طرح حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے مدلل طور پر ان کے موقف کا رد کیا۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا عبدالشکور ترمذیؒ نے بھی دلائل وبراہین کے ساتھ مفصل تردید فرمائی۔ دیگر علماء کے مضامین بھی ماہنامہ ''الخیر'' اور ''انوار مدینہ'' میں شائع ہوئے۔ علماء کی بروقت گرفت نے اس گروہ کو پسپائی پر مجبور کردیا اور حضرات اکابر کے خدام ایک بڑے انتشار سے بچ گئے اور حضرات اکابر کا دامن بھی داغ دار ہونے سے محفوظ رہ گیا۔ حضرت لدھیانویؒ کے مضامین تو ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' جلد نہم میں یکجا شائع ہوچکے ہیں، مگر دوسرے اکابر کے مضامین مختلف رسائل میں منتشر تھے۔ حضرت شیخ الحدیث کے خلیفہ وخادم خاص مولانا محمد اسمٰعیل بدات کی بھرپور خواہش تھی کہ اس موضوع پر لکھے گئے تمام مضامین اکھٹے شائع کئے جائیں تاکہ بعد میں کوئی صاحب ان اکابر کے نام سے تلبیس نہ کرسکے اور یوں اس موضوع پر ایک تاریخی دستاویز بھی مرتب ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی شیر محمد علوی صاحب کے فرزند گرامی مفتی ابوبکر علوی کو کہ انہوں نے بڑی محنت سے جمع وترتیب کا کام سرانجام دیا البتہ ہماری نظر میں اس کا نام ''تحقیقی نظر'' کی بجائے ''دفاعِ اکابر'' ہوتا تو بہتر تھا۔ یہاں پر اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اپنی غلطی کا اعتراف سعادت مندی کی علامت ہے۔ اس جماعت کے ذمہ دار اگرچہ اب اپنی سابقہ روش پر قائم نہیں ہیں مگر اس سے غیر مبہم اعلان بیزاری بھی